(Posted May 12, 2006)

انسانی حقوق اور جمہوریت کی حمایت: امریکی ریکارڈ برائے 2006-2005

جمہوریت، انسانی حقوق اور محنت کے بیورو کی طرف سے جاری کردہ رپورٹ

مورخہ 5 اپریل، 2006

تمہید

دنیا بھر میں ایسے لوگوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، جو اس بات کا مطالبہ کر رہے ہیں کہ ان کے حقوق کا احترام کیا جائے، ان کی حکومتیں جوابدہ حکومتیں ہوں، ان کی آواز سنی جائے، ان کے ووٹ کو اہمیت دی جائے، منصفانہ قوانین بنائے جائیں اور ہر ایک سے انصاف کیا جائے۔ یہ احساس بھی بڑھتا جا رہا ہے کہ جمہوریت ہی وہ طرز حکومت ہے، جو انسان کی عزت و وقار، آزادی اور مساوات کے تقاضے بہترین انداز میں پورے کرتی ہے۔

صدر بش نے اپنی دوسری مدت صدارت کے آغاز پر خطاب کرتے ہوئے کہا تھا: "۔۔۔۔امریکہ کی پالیسی یہ ہے کہ ہر قوم اور ہر ثقافت میں جمہوری تحریکوں اور اداروں کی نشوونما کی تائید کی جائے، تاکہ دنیا سے آمریت کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے۔"

وسیع تر مشرق وسطیٰ میں، گزشتہ سال یہ دیکھنے میں آیا کہ وہاں جمہوری اصلاحات کے لئے مقامی طور پر آوازیں اٹھنے لگیں، کثیر الجماعتی سیاسی نظام کی ابتدا ہونے لگی، انتخابات ہوئے، جن کی پہلے کوئی نظیر نہیں ملتی، اور خواتین اور اقلیتوں کے حقوق کو بہتر تحفظ ملا۔ عراق کے لوگوں نے تین مرتبہ ووٹ ڈالا اور تمام تر تشدد کے باوجود جمہوریت کی راہ اپنائے رکھی۔ افغانستان کے مردوں اور عورتوں نے 1969 کے بعد پہلی مرتبہ قانون ساز اسمبلی کے آزادانہ انتخابات میں حصہ لیا، حالانکہ وہاں حکومت کو صوبائی مراکز پر اپنی عملداری قائم کرنے میں مشکلات کا سامنا رہا۔

لائبیریا میں خانہ جنگی کے بعد پہلے انتخابات ہوئے، جن میں پہلی مرتبہ کسی افریقی ملک میں ایک خاتون سربراہ مملکت منتخب ہوئیں، اور اس طرح وہاں خانہ جنگی سے جمہوریت کی طرف سفر شروع ہوا۔ لاطینی امریکہ اور کیریبین کے ملکوں میں جمہوری نظام نے کم زور اداروں کو مضبوط بنانے، کرپشن دور کرنے اور سماجی عدم مساوات کے خاتمے کے لئے جدوجہد جاری رکھی۔ یوکرین کی نئی حکومت لوگوں کی جمہوری خواہشات کی ترجمانی کرتے ہوئے انسانی حقوق کی صورتحال میں نمایاں بہتری لائی اور انڈونیشیا نے، جو دنیا کی آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا مسلم ملک ہے، اُس وقت اپنے جمہوری نظام کی عمارت کو مضبوط بنایا جب پہلی مرتبہ وہاں کے لوگوں نے شہر، ریجنسی اور صوبے کی سطح پر براہ راست اپنے لیڈر منتخب کئے۔

دوسری طرف برما سے بیلا رس تک، چین سے کیوبا تک، شمالی کوریا سے شام تک اور ایران سے زمبابوے تک باہمت مردوں اور عورتوں کو طرح طرح کی اذیتوں سے گزرنا پڑا، جن کا جرم یہ تھا کہ انھوں نے اظہار رائے، تنظیم سازی، اجتماعات اور نقل و حرکت کی اپنی آزادی کا حق استعمال کیا، اور تمام تر مشکلات کے باوجود پُرامن تبدیلی لانے کے لئے جدوجہد جاری رکھی۔

یہ رپورٹ اُن بہت سے طریقوں کی وضاحت کرتی ہے، جن سے کام لیتے ہوئے امریکی خارجہ پالیسی نے دنیا بھر کے شہریوں اور حکومتوں کی مدد کی کہ وہ انسانی حقوق اور جمہوریت کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کو حقیقت کا روپ دیں۔

کنڈولیزا رائیس، وزیر خارجہ، ریاستہائے متحدہ امریکہ

(Posted May 12, 2006)

انسانی حقوق اور جمہوریت کے لئے امریکہ کی حکمت عملی

انسانی حقوق اور جمہوریت کی حمایت: امریکی ریکارڈ برائے 2005-2006

جمہوریت، انسانی حقوق اور محنت کے بیورو کی طرف سے جاری کردہ رپورٹ

امریکہ دنیا بھر میں انسانی حقوق اور جمہوریت کی تائید وحمایت کے لئے بہت سے سفارتی طریقے استعمال میں لاتا ہے۔ اس رپورٹ میں ہر علاقے کے لئے ہماری حکمت عملی کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ ہم نے گزشتہ ایک سال میں 95 ملکوں میں اصلاح احوال کی مقامی کوششوں میں کس طرح ہاتھ بٹایا۔

صدر بش نے جنوری 2005 میں کہا تھا: ’’ آزادی کی فطرت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ لوگ خود اس کا انتخاب کریں اور اس کا دفاع کریں، اور اسے قانون کی بالا دستی اور اقلیتوں کے تحفظ کے ذریعے مستحکم کریں۔۔۔۔ امریکہ کسی ملک پر اپنا طرز حکومت مسلط نہیں کرے گا۔ اس کے برعکس ہمارا نصب العین یہ ہے کہ دوسروں کی مدد کی جائے تاکہ وہ خود آواز بلند کریں، خود آزادی حاصل کریں اور خود اپنی راہ منتخب کریں۔‘‘

اس نصب العین کے حصول کے لئے امریکہ نے زیادہ سے زیادہ شخصی اور سیاسی آزادی کے عالمگیر مطالبے کے جواب میں ان لوگوں کی مدد کی، جو اصلاح احوال کا مطالبہ کر رہے تھے۔ ہم دنیا بھر کے ان بہادر مَردوں اور عورتوں کے شانہ بشانہ اٹھ کھڑے ہوئے، جنھیں جابر حکومتیں، حقوق طلب کرنے کے جرم میں اذیتیں دے رہی تھیں۔ سرکاری حکام، سول سوسائٹی کی تنظیموں اور افراد سے براہ راست رابطوں کے ذریعے اور علاقائی اور عالمی سطح پر کئی طرفہ رابطوں کے ذریعے ہم نے انسانی حقوق کے بین الاقوامی اصولوں کا دفاع کیا اور جمہوری قدروں کو تقویت پہنچائی۔

ہم نے جمہوری نظام رکھنے والے ملکوں کو سرکاری ادارے مضبوط بنانے اور قانون کی بالا دستی کی جڑیں گہری کرنے کے لئے مدد دی، تاکہ وہ اپنے عوام کو جمہوریت کے ثمرات سے زیادہ سے زیادہ بہرہ مند کرسکیں۔ ہم نے اس بات کی حوصلہ افزائی کی کہ تمام شہری اپنے اپنے ملکوں میں امور مملکت میں حصہ دار بنیں، جن میں خواتین اور اقلیتیں بھی شامل ہوں۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ عوام کی مرضی کو بالا دستی حاصل ہو، ہم نے کثیر جماعتی سیاسی نظام کی حمایت کی اور مساوی مواقع فراہم کرنے میں مدد دی تاکہ انتخابات، بین الاقوامی معیار پر پورا اتریں۔ ہم نے اس بات پر زور دیا کہ جمہوری طور پر منتخب ہونے والی ان حکومتوں کا بھی محاسبہ ہونا چاہئے، جو جمہوری طریقے سے حکومت نہیں کر رہیں۔ دنیا کے بہت سے ملکوں میں اس طرح کی حکومتیں عوام کے غیض وغضب کا نشانہ بنتی رہی ہیں۔ ہم نے آزاد میڈیا اور غیر سرکاری تنظیموں کی بھی حمایت کی، جو جمہوریت میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

مالی سال 2005 میں امریکہ نے انسانی حقوق اور جمہوریت کی حمایت کے لئے ایک ارب چالیس کروڑ ڈالر کی رقم رکھی۔ ہم نے موزوں ہدف کے مطابق ترقیاتی امداد کے ذریعے بھی جمہوری اصلاحات کی حوصلہ افزائی کی۔ اس سلسلے میں میلینیم چیلنج اکاؤنٹ خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ اس اکاؤنٹ سے ان ملکوں کو غربت کے خاتمے میں مدد دی جاتی ہے، جو اچھی حکمرانی کے اصولوں پر عمل کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے ایسی حکومتوں پر اقتصادی پابندیاں بھی لگائی رکھیں، جو منظم طریقے سے انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں کرتی ہیں۔ ان میں برما اور

(Posted May 12, 2006)

کیوبا کی حکومتیں شامل ہیں۔ آٹھ ملکی صنعتی گروپ اور علاقائی حکومتوں اور این جی اوز کے ساتھ مل کر امریکہ نے دو نئے ادارے بھی قائم کئے تاکہ وسیع تر مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ میں اصلاحات میں مدد دی جائے۔ ان میں سے ایک ادارہ فاؤنڈیشن فار دی فیوچر ہے، جو سول سوسائٹی کی مدد کرتا ہے، اور دوسرا ادارہ فنڈ فار دی فیوچر ہے، جو سرمایہ کاری میں مدد دیتا ہے۔ اس کے علاوہ امریکہ نے یہ کوشش بھی کی ہے کہ بین الاقوامی اداروں کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ انسانی حقوق اور جمہوریت کا زیادہ بہتر طور پر دفاع کر سکیں، اور ان کی مدد کر سکیں۔ اس مقصد کے لئے مالی سال 2005 میں ہم نے اقوام متحدہ کے جمہوریت فنڈ کے لئے ایک کروڑ ڈالر کی رقم دی اور اس بات پر زور دیا کہ اقوام متحدہ میں ایک نئی اور زیادہ قابل اعتبار انسانی حقوق کونسل قائم کی جائے، جس میں انسانی حقوق کی بدترین خلاف ورزیاں کرنے والوں کو شامل نہ کیا جائے۔

انسانی حقوق اور جمہوریت کے فروغ کی ان تمام کوششوں میں امریکہ نے دوسری حکومتوں کے تعاون کا خیر مقدم کیا۔ ہم نے ان این جی اوز کے تجربے اور مہارت سے بھی استفادہ کیا، جو انسانی حقوق کے دفاع کا مشکل فریضہ انجام دے رہی ہیں، اور ایک ایک شخص، ایک ایک ادارے اور ایک ایک ملک کو جمہوریت کی طرف لانے کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہیں۔

(Posted May 12, 2006)

جنوبی ایشیا

'' کوئی شخص تنہا یہ کام نہیں کرسکتا۔ میں صرف اس صورت میں حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے کھڑی ہوسکتی ہوں، جب پوری دنیا میرا ساتھ دے۔ مجھے انصاف ملنے کی جو تھوڑی بہت امید پیدا ہوئی ہے، اس کی وجہ وہ حمایت ہے، جو مجھے دنیا بھر سے مل رہی ہے۔''

--- پاکستانی خاتون مختار مائی، جو اجتماعی آبروریزی کا شکار ہوئی، اور جو اب انسانی حقوق کے لئے کام کررہی ہے۔

2005 کے دوران جنوبی ایشیا کو متعدد حوصلہ افزاء کامیابیاں حاصل ہوئیں اور وہاں جمہوریت اور انسانی حقوق کے احترام کو فروغ ملا۔ افغانستان میں 1969 کے بعد ستمبر 2005 میں پہلی بار مقننہ کے لئے جمہوری انتخابات ہوئے۔ سزا سے بچنے والوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے صدر کرزئی کی کابینہ نے دسمبر میں انصاف کا ایک عبوری لائحہ عمل منظور کیا، جس میں افغان عوام کے مصائب کا ذکر کیا گیا ہے اور سابق جنگی جرائم اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی تحقیقات کرانے کا عزم ظاہر کیا گیا ہے۔ نومبر میں سری لنکا میں صدارتی انتخابات ہوئے۔ اگرچہ لبریشن ٹائیگرز آف تامل ایلام نے انتخابات کا بائیکاٹ کیا لیکن عام طور پر ان انتخابات کو آزادانہ اور منصفانہ قرار دیا گیا۔ نیپال میں سپریم کورٹ نے تین اہم کیسوں میں فیصلے سنائے، جن میں خواتین کو قانون کی نظر میں برابر کا شہری قرار دیا گیا۔ بھارت اور پاکستان نے بہت سے معاملات پر مذاکرات کا سلسلہ جاری رکھا اور آٹھ اکتوبر کے زلزلے کے متاثرین کی مدد کے لئے ایک دوسرے سے تعاون کیا۔ پاکستان میں انسانی اسمگلنگ کے انسداد کے لئے یونٹ (ATU) نے پوری طرح کام شروع کردیا، جس کے نتیجے میں انسانی اسمگلروں کی گرفتاری اور ان پر مقدمہ چلانے کا کام تیز ہوگیا۔ آٹھ اکتوبر کے زلزلے کے بعد انسانی اسمگلنگ میں اضافے کا جو خطرہ پیدا ہوگیا تھا، اس پر پاک فوج، ATU اور بین الاقوامی تنظیموں کی مشترکہ کوششوں کے نتیجے میں قابو پالیا گیا۔

ان مثبت رجحانات کے باوجود، جنوبی ایشیا میں دیرینہ نسلی تنازعات اور شورشوں سے ترقی میں رکاوٹ پڑتی رہی اور انسانی حقوق کے بے شمار مسائل اور ترقیاتی چیلنج، جنوبی ایشیا کے استحکام اور جمہوریت کے لئے خطرہ بنے رہے۔ متعدد تشویشناک واقعات نے واضح کردیا کہ اچھی حکمرانی اور انسانی حقوق کے احترام کی راہ میں سنگین رکاوٹیں حائل ہیں۔ فروری 2005 میں شاہ نیپال نے ملک کے وزیراعظم اور ان کی کابینہ کو برطرف کردیا اور ہنگامی حالت نافذ کردی اور کئی سیاسی مخالفین کو گرفتار کرلیا، جس سے ملک سیاسی انتشار کا شکار ہوگیا اور ماؤنواز چھاپہ ماروں نے بڑے پیمانے پر کارروائیاں شروع کردیں۔ بنگلہ دیش میں بڑھتی ہوئی انتہا پسندی، سیکورٹی فورسز کی زیادتیوں اور دو بڑی سیاسی جماعتوں میں مسلسل محاذ آرائی نے پچھلے پندرہ سال میں ہونے والی پیشرفت کو سخت نقصان پہنچایا۔

امریکہ، علاقے کی حکومتوں پر مسلسل زور دیتا رہا کہ وہ اپنے سیاسی نظاموں میں کشادگی لائیں اور اظہار رائے اور اجتماعات کی زیادہ سے زیادہ اجازت دیں۔ وزیر خارجہ سمیت اعلیٰ امریکی عہدیداروں نے علاقے کے دورے کئے اور وہاں کے لیڈروں پر براہ راست اس بات کی اہمیت واضح کی کہ وہ جمہوریت کے فروغ کے لئے قدم اٹھائیں۔ امریکی سفیروں اور دوسرے حکام نے اُن پر واضح کیا کہ امریکہ انسانی حقوق کے احترام میں اضافے اور عدم محاسبہ کے خاتمے کو کتنی اہمیت دیتا ہے، اور عوام سے مینڈیٹ حاصل کرنے کے لئے قومی انتخابات کو کتنا ضروری سمجھتا ہے۔ امریکہ، جنوبی ایشیا کے پورے علاقے کی حکومتوں پر زور دیتا رہا کہ عورتوں اور اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے اور عدم محاسبہ کے مسئلے سے سنجیدگی سے نمٹنے کے لئے عدلیہ کو مضبوط بنایا جائے۔

(Posted May 12, 2006)

نیپال میں امریکہ نے انسانی حقوق کے بارے میں اقوام متحدہ کے ادارے کا دفتر (OHCHR) قائم کرنے کے لئے فنڈز فراہم کئے اور ملک کے آٹھ علاقوں میں انسانی حقوق کی صورتحال کا جائزہ لینے کے لئے OHCHR کے ساتھ مل کر کام کیا۔ سری لنکا میں امریکہ نے انسانی حقوق کے کمیشن کی استعداد کار بڑھانے میں مدد دی تا کہ لوگوں کے لاپتہ ہونے کے جو ہزاروں واقعات رونما ہو چکے ہیں، انھیں ریکارڈ پر لایا جائے اور ان کی جانچ پڑتال کی جائے۔ امریکہ کے نفاذ قانون کے حکام نے کمیونٹی پولیسنگ کے ایک تربیتی کورس کی بھی نگرانی کی۔ اس کورس میں تفتیش کے بنیادی طریقوں کی تربیت شامل تھی تا کہ ایذا رسانی کے ذریعے معلومات اگلوانے کا رجحان ختم کیا جا سکے۔

امریکہ اور بھارت نے مشترکہ طور پر عالمی جمہوری پروگرام شروع کیا۔ اس پروگرام کے تحت فیصلہ کیا گیا کہ دونوں ملک دنیا بھر میں انسانی حقوق اور جمہوریت کے فروغ کے لئے مل کر کام کریں گے۔ امریکہ اور دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت بھارت کے درمیان اس اشتراک عمل کے نتیجے میں ورچوئل کوآرڈینیشن اینڈ انفارمیشن سنٹرز قائم ہو چکے ہیں، جو دونوں ملکوں کی مشترکہ کوششوں کے امکانات کی نشاندہی کرتے ہیں اور جمہوریت کی نشوونما کے بہترین طریقوں کے بارے میں ایک دوسرے کو آگاہ کرتے ہیں۔ اس اشتراک عمل کی بدولت اقوام متحدہ کے جمہوریت فنڈ کے کامیاب قیام کے لئے بین الاقوامی حمایت حاصل کرنے میں بھی خاصی مدد ملی ہے۔

امریکہ نے پاکستان میں جمہوری اداروں کے فریم ورک کے قیام کے لئے کوششیں جاری رکھیں۔ اس مقصد کے لئے امریکہ نے مقنّنہ کو مضبوط بنانے کے لئے ایک ادارے کے قیام میں مدد دی۔ یہ ادارہ پارلیمانی نمائندوں اور ان کے اسٹاف کو تربیت دے گا۔ امریکہ نے بڑی بڑی سیاسی جماعتوں کے ساتھ مل کر کام کرتے ہوئے نئے لیڈروں کو جمہوری نظم ونسق کے بنیادی اصولوں کی تربیت دینے کا سلسلہ بھی شروع کیا۔ اس مقصد کے لئے امریکی امداد سے جو پروگرام شروع کئے گئے ہیں، ان میں سیاست میں خواتین کی شرکت پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ ان پروگراموں میں نئی نسل کو تربیت دینا بھی شامل ہے، تا کہ وہ سیاسی میدان میں آئے۔ امریکہ نے سرکردہ لیڈروں کی بھی حوصلہ افزائی کی کہ وہ اس کام میں مدد دیں۔ امریکہ حکومت پاکستان پر مسلسل زور دیتا رہا کہ وہ امتیازی قوانین میں ترمیم کرے۔ امریکہ نے توہین مذہب قوانین کے غلط استعمال کو روکنے کے لئے پاکستان کی کوششوں کی حوصلہ افزائی بھی جاری رکھی۔ امریکی حکام نے مسلمانوں کے اندر ہونے والے فرقہ وارانہ تشدد کے خلاف بھی آواز بلند کی۔

خواتین اور مذہبی قلیتوں کے خلاف امتیاز، انسانی اسمگلنگ، بچوں کی مشقت اور کرپشن جیسے مسائل نے پورے خطے کی ترقی میں رکاوٹ ڈال رکھی ہے۔ امریکہ نے انسانی اسمگلنگ کے خلاف کئی پروگراموں پر عمل کیا۔ اس میں عورتوں اور بچوں کے مساویانہ حقوق کا جنوبی ایشیائی علاقائی پروگرام (SARI/Equity) بھی شامل ہے۔ اس پروگرام کے ذریعے امریکہ نے ایک تین سالہ منصوبے کے لئے فنڈز دیئے۔ اس منصوبے کے تحت پورے جنوبی ایشیا میں انسداد انسانی اسمگلنگ گروپ تشکیل دیئے گئے اور ایسی این جی اوز کو بھی گرانٹس دی گئیں، جو انسانی اسمگلنگ کی روک تھام کے لئے کام کر رہی ہیں۔ اس پروگرام کا مقصد یہ ہے کہ عورتوں اور بچوں کے لئے بہتر سماجی اور اقتصادی حالات پیدا کئے جائیں تا کہ انسانی اسمگلنگ میں کمی آئے اور علاقائی بنیاد پر عورتوں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے۔ ایک صدارتی اسکیم کے تحت امریکہ نے بھارت میں نفاذ قانون کے تربیتی پروگرام کے لئے بھی سرمایہ فراہم کیا تا کہ بھارت کی استعداد کار میں اضافہ ہو اور وہ منشیات اور جرائم کے بارے میں اقوام متحدہ کے دفتر کے ذریعے انسانی اسمگلنگ پر قابو پا سکے۔

پاکستان میں آزاد ریڈیو کے ذریعے عوامی آواز بلند کرنا اور اظہار رائے کی آزادی کو تقویت پہنچانا:

(Posted May 12, 2006)

امریکہ سمجھتا ہے کہ پاکستان میں میڈیا کا طاقتور ہونا، جمہوریت اور سول سوسائٹی کی دیرپا ترقی کے لئے انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔ پرائیویٹ شعبے میں نشریاتی ادارے قائم کرنے کی اجازت دینے کے حکومت پاکستان کے فیصلے کے بعد امریکہ نے ایک این جی او انٹرنیوز کے ساتھ مل کر پاکستان کے آزاد میڈیا کی صلاحیت بڑھانے اور اظہار رائے کی آزادی کو تقویت دینے کے لئے کام کیا ہے۔

امریکہ کی مدد سے انٹرنیوز نے میڈیا کے قوانین میں اصلاحات کرنے کے لئے حکومت پاکستان کی رہنمائی کی اور ملک کے پہلے پرائیویٹ ریڈیو اسٹیشنوں کے صحافیوں اور اسٹیشن مینیجروں کو تربیت دی۔ انٹرنیوز کو پاکستان میں کئی پہل قدمیوں کا امتیاز حاصل ہے۔ انٹرنیوز نے پاکستان کی پہلی خاتون صحافیوں کی تربیت میں مدد دی۔ اس نے صنفی مسائل کے بارے میں خواتین کے لئے پہلے ریڈیو پروگرام تیار کئے، پاکستان میں کسی یونیورسٹی میں پہلا کمیونٹی اسٹیشن قائم کیا، پشاور یونیورسٹی میں یونیورسٹی براڈ کاسٹ جرنلزم کا پہلا نصاب تیار کیا، ملک کے پہلے غیر سرکاری ریڈیو اسٹیشن کو نشریات شروع کرنے میں مدد دی، اور میڈیا پالیسی اور ریگولیٹری اصلاحات کے لئے کام کرنے والے پہلے میڈیا وکلاء کو تربیت دی۔

نشریاتی اداروں کو مدد دینے کے منصوبے کے تحت مقامی صحافیوں کو انسانی حقوق کے اہم مسائل، قانون کی حکمرانی اور الیکشن سے متعلق امور کے بارے میں ریڈیو پروگرام تیار کرنے کی تربیت دی گئی۔ امریکہ کے تعاون کی بدولت نئی آوازیں بلند ہونے لگیں، جنھوں نے دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ اس طرح آزاد میڈیا کے فروغ میں مدد ملی۔ خواتین کے حقوق کے بارے میں شعور پیدا کرنے کے لئے، پاکستانی خاتون صحافیوں نے 'میری آواز سنو' کے نام سے ایک پروگرام تیار کیا۔ اس پروگرام میں صحت، تعلیم، ایچ آئی وی۔ ایڈز، سیاست میں خواتین کی شمولیت اور خواتین پر ہونے والے تشدد اور قتل غیرت جیسے موضوعات پر مذاکروں سمیت ایسے نئے نئے موضوعات کو زیر بحث لایا گیا، جن کا تعلق خواتین سے تھا۔ ستمبر 2005 میں 'میری آواز سنو' پروگرام تیار کرنے والی ٹیم نے زلزلے کے بارے میں ہنگامی معلومات کے پروگرام 'جذبۂ تعمیر' کی تیاری میں بھی مدد دی۔ اس پروگرام میں حصہ لینے والی خاتون صحافیوں نے بارہ قسطیں تیار کیں، جن میں اُن علاقوں کے مسائل پر توجہ دی گئی، جنھیں زلزلے سے نقصان پہنچا تھا۔ اس کے علاوہ کیمپوں میں رہنے والی بے گھر خواتین کے مسائل کو بھی موضوع بنایا گیا۔ یہ خصوصی پروگرام زلزلہ زدہ علاقوں میں ایف ایم ریڈیو اسٹیشنوں سے نشر کئے گئے۔

امریکہ نے افغانستان کی سرحد کے ساتھ واقع قبائلی علاقوں کے صحافیوں اور پشاور یونیورسٹی کے طلبا کی تربیت میں بھی مدد دی۔ تربیتی نصاب میں ذمہ دارانہ صحافت کے بنیادی اصول، پروگراموں کی پیش کش، انٹرویو، خبرنویسی، فنی مہارت اور ضابطہ اخلاق جیسے موضوعات کو شامل کیا گیا۔ اس تربیت کے نتیجے میں 'دانن خبرا' (آج کی بات) اور 'حوا اور دنیا' جیسے پروگرام تیار ہوئے۔ ان پروگراموں میں بھارت اور پاکستان کے تعلقات میں بہتری، ایڈز کی روک تھام، گھریلو تشدد، منتخب کونسلروں کی حیثیت سے خواتین کے کردار اور مقامی حکومتوں کے امور میں خواتین کی شرکت جیسے موضوعات کو شامل کیا گیا۔

(Posted May 12, 2006)

پاکستان

پاکستان ایک وفاقی جمہوریہ ہے۔ سربراہ مملکت، صدر اور فوج کے سربراہ پرویز مشرف نے 1999 میں ابتدائی طور پر ایک منتخب سویلین حکومت کا تختہ الٹ کر اقتدار پر قبضہ کیا۔ بعد میں 2002 میں ایک متنازع قومی ریفرنڈم اور 2003 میں اسی طرح کے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے متنازع فیصلے کے ذریعے صدر مشرف کے اقتدار کی توثیق کی گئی۔ سربراہِ حکومت سویلین وزیراعظم شوکت عزیز ہیں، جنہیں 2004 میں اپوزیشن پارٹیوں کی اعتراضات کے باوجود قومی اسمبلی نے وزیراعظم منتخب کیا۔ موجودہ انتظامات کے تحت وزیراعظم کا عہدہ، صدر کے عہدے کے ماتحت ہے۔ 2002 میں قومی اسمبلی کے جو انتخابات ہوئے تھے، ملکی اور بین الاقوامی مبصرین نے ان میں کئی بے ضابطگیوں کی نشاندہی کی تھی۔ 2005 کے مقامی حکومتوں کے انتخابات کے دوران بھی مبصرین نے کئی سنگین بے ضابطگیوں کی نشاندہی کی۔ ان بے ضابطگیوں میں سیاسی جماعتوں کی مداخلت کا معاملہ بھی شامل تھا، جس کی وجہ سے ملک کے بعض حصوں میں انتخابی نتائج پر اثر پڑا۔ تمام سطح کے قانون ساز اداروں نے بہت سے امور پر بحث کی اور کارروائی کی اور بعض اوقات انتظامیہ کی طے شدہ پالیسیوں کی مخالفت بھی کی۔ عدلیہ، سیاسی دباؤ اور کرپشن کا شکار رہی، اور عوام میں اس کی ساکھ بھی کم رہی۔ سیکورٹی ایجنسیاں سویلین حکام کے کنٹرول میں رہیں، تاہم بعض اوقات مقامی پولیس نے سرکاری اختیارات سے تجاوز کیا۔ پاکستان کا انسانی حقوق کا ریکارڈ ناقص رہا، اور سیکورٹی فورسز کی طرف سے اختیارات کے ناجائز استعمال، خواتین اور مذہبی اقلیتوں سے ناروا سلوک، بچوں کی مشقت اور انسانی اسمگلنگ کے سنگین مسائل بھی موجود رہے۔ پاکستان کے ذرائع ابلاغ عام طور پر آزاد رہے، تاہم بعض اوقات انھیں حکومت کی طرف سے ہراساں کیا گیا۔ ذرائع ابلاغ نے اپنے طور پر سنسر شپ پر عمل کیا اور سرکاری اقدامات کا مناسب محاسبہ کرنے کی صلاحیت کا فقدان بھی ذرائع ابلاغ میں دیکھنے میں آیا۔

پاکستان کے ساتھ ہمارے طویل المیعاد تعلقات کی مضبوطی کے لئے پاکستان میں جمہوریت کی مکمل بحالی ہمارے لئے بہت اہمیت رکھتی ہے۔ اس سے پاکستان دہشت گردی کے خلاف عالمی جنگ میں زیادہ موثر کردار ادا کر سکتا ہے۔ 2005 میں امریکہ نے اپنی حکمت عملی میں اس بات پر خاص توجہ مرکوز کی کہ پاکستان میں مقامی اور قومی انتخابات آزادانہ اور منصفانہ طریقے سے ہوں، قومی اور صوبائی قانون ساز اداروں کو مضبوط کیا جائے، سیاسی جماعتوں کے اندر بھی جمہوریت آئے اور وہ منظم انداز میں مضبوط ہوں، اور مقامی حکومتیں جوابدہ اور ذمہ دار اداروں کے طور پر کام کریں۔ امریکہ نے قانون نافذ کرنے والے عملے کی پیشہ ورانہ تربیت کے ذریعے اور فوج کو اس کے اصل کردار ادا کرنے کی طرف متوجہ کرکے قانون کی بالادستی کے قیام میں بھی مدد دی۔ امریکہ نے میڈیا کو مضبوط بنانے اور خواتین اور مذہبی اقلیتوں سے ہونے والے امتیازی سلوک اور تشدد، بچوں کی مشقت اور انسانی اسمگلنگ کی روک تھام کے لئے حکومت، سول سوسائٹی کے اداروں اور بین الاقوامی تنظیموں کے ساتھ مل کر کام کیا۔ وزیر خارجہ اور دوسرے اعلیٰ امریکی حکام نے پاکستان کے ارباب اختیار کے سامنے بار بار جمہوریت کی اہمیت واضح کی۔

امریکہ نے پاکستان کے جمہوری ادارے مضبوط بنانے کے لئے ایک کئی سالہ حکمت عملی پر کام جاری رکھا۔ مقننہ کو مضبوط بنانے کے پروگرام کے تحت، امریکہ نے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے لئے تربیت کی سہولت فراہم کی تاکہ ان اداروں کی کارکردگی اور تحقیقی صلاحیت میں اضافہ ہو۔ امریکہ نے کمیٹی سسٹم کے قیام میں بھی مدد دی اور قانون سازوں اور این جی اوز کے درمیان باقاعدہ مکالمے کو بھی فروغ دیا۔

سیاسی جماعتوں کو مضبوط بنانے کے پروگرام کے تحت امریکہ نے تمام اہم جماعتوں کے لیڈروں کے ساتھ مل کر کام کیا تاکہ مختلف مسائل اور معاملات کے بارے میں مہم چلانے کی بنیاد پر مستقبل کے لیڈروں کو تربیت دی جائے، سیاسی جماعتوں کی نچلی سطح پر نشوونما ہو اور

(Posted May 12, 2006)

جماعتوں کے اندر جمہوریت آئے اور وہ جمہوری انداز میں امیدوار چنیں۔ ایک اور پروگرام میں خصوصی طور پر نئی خاتون پارٹی لیڈروں کی حوصلہ افزائی پر توجہ دی گئی اور انھیں مدد اور تربیت فراہم کی گئی تاکہ وہ بہتر انداز میں انتخابی مہم چلا سکیں اور منتخب نمائندوں کی حیثیت سے عوام کی خدمت کر سکیں۔ اس پروگرام میں مقامی سطح پر خاتون سیاسی لیڈروں کی استعداد کار بڑھانے کی بھی کوشش کی گئی تاکہ وہ دوسری خاتون ممبران اور منتخب نمائندگان کو تربیت دے سکیں۔

امریکہ نے 2005 میں پاکستان میں مقامی حکومتوں کے آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کی اہمیت پر واضح انداز میں زور دیا۔ اعلیٰ امریکی عہدیداروں نے اپنے پاکستانی ہم منصبوں سے رابطے کئے اور ان پر زور دیا کہ تمام سیاسی جماعتوں کو کام کرنے کا برابر کا موقع دیا جائے اور انتخابی عمل سے سیکورٹی اور انٹلی جنس اداروں کو نکال لیا جائے۔ امریکی عہدیداروں نے پاکستان کے چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کے دوسرے عہدیداروں سے اس سلسلے میں اپنے خدشات پر بات کی۔ انتخابات سے پہلے امریکہ نے پاکستان کے بعض اہم اضلاع میں ووٹروں کی تربیتی ورکشاپوں کے لئے فنڈز فراہم کئے۔ امریکہ نے پاکستان میں انتخابات کے تینوں مراحل کے لئے مبصرین کی ٹیمیں بھیجیں، اور انتخابات میں ہونے والی سنگین بے ضابطگیوں کا مسئلہ حکومت پاکستان کے سامنے اٹھایا، کیونکہ یہ رائے ظاہر کی جارہی تھی کہ ان بے ضابطگیوں سے بعض علاقوں میں انتخابی نتائج پر اثر پڑا ہے۔ علاوہ ازیں امریکہ نے انتخابات کے جامع جائزے کے لئے ایک مقامی این جی او کو فنڈز فراہم کئے۔ اس جائزے میں انتخابی عمل کے بارے میں بعض سنگین خامیوں کی نشاندہی کی گئی۔ امریکی عہدیداروں نے حکومت پاکستان پر زور دیا کہ آئندہ ہونے والے قومی اور صوبائی انتخابات میں ان خامیوں کو دور کیا جائے۔

امریکہ سمجھتا ہے کہ پاکستان میں جمہوریت کی طویل المیعاد نشوونما کے لئے میڈیا کا کردار بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ امریکہ نے ریڈیو اور اخبار کے صحافیوں کی تربیت کے لئے فنڈز فراہم کئے اور قبائلی علاقوں اور صوبہ سرحد کے دیہی علاقوں سمیت ملک کے بعض اہم حصوں میں کمیونٹی ریڈیو اسٹیشنوں کی مدد کی۔ امریکہ نے صحافیوں سے سرگرمی سے مکالمہ جاری رکھا اور صحافت کے معیار میں بہتری لانے پر زور دیا۔ اس کے علاوہ امریکہ نے انٹرنیشنل وزیٹرز لیڈر شپ پروگراموں میں آٹھ صحافیوں کی شمولیت کے لئے مدد دی۔ اعلیٰ امریکی عہدیداروں نے تسلسل کے ساتھ حکومت کے سامنے صحافت کی آزادی کا احترام کرنے کی اہمیت واضح کی، اور آزادیٔ صحافت کی خلاف ورزیوں کے بعض مخصوص واقعات کا معاملہ حکومت کے سامنے اٹھایا اور اس بات پر زور دیا کہ ان خلاف ورزیوں کی روک تھام کی جائے۔

زیر نظر سال کے دوران امریکہ نے کوششیں جاری رکھیں کہ پاکستان میں اہل اور پیشہ ور سیکورٹی فورسز تیار ہوں۔ یہ ایک ایسی حکمت عملی ہے، جس سے ایک طرف سیکورٹی فورسز کی طرف سے انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں بند کرنے میں مدد ملے گی اور دوسری طرف ملک میں قانون کی بالادستی کا احترام بڑھے گا۔ امریکہ نے نیشنل پولیس اکیڈمی اور پولیس کالج سہالہ کے ساتھ مل کر کام کیا تاکہ قانون نافذ کرنے والے عملے کے لئے نیا تربیتی نصاب تیار کیا جائے اور اسے نافذ کیا جائے۔ اس تربیتی نصاب میں جرائم کی تفتیش کے طریقہ کار، طویل المیعاد منصوبہ بندی اور نفاذ قانون کے انتظامات پر خاص توجہ دی گئی۔ اس میں پیشہ ورانہ معیار قائم کرنے اور طاقت کے متوازن استعمال کے کورس بھی شامل ہیں۔ ان کورسوں میں قانون کی بالادستی اور انسانی حقوق کے احترام جیسے امور بھی شامل کئے گئے ہیں۔ امریکہ نے پاکستان کی اُن سیکورٹی فورسز کی پیشہ ورانہ صلاحیت اور کارکردگی بڑھانے کے لئے تربیت اور ساز وسامان کی شکل میں بھی مدد دی، جو انسداد دہشت گردی اور انسداد منشیات کی کارروائیوں میں مصروف ہیں۔ امریکہ نے پاکستان کے اعلیٰ عہدیداروں سے رابطہ کرکے وسیع عدالتی اصلاحات اور عدلیہ کی آزادی کی اہمیت بھی واضح کی۔

(Posted May 12, 2006)

بین الاقوامی فوجی تعلیم وتربیت پروگرام کے ذریعے امریکہ نے ایک سو گیارہ نئے فوجی افسروں کو پیشہ ورانہ صلاحیتیں بہتر بنانے کا موقع فراہم کیا، جس کے ذریعے یہ بات واضح کی گئی کہ فوج پر سویلین کنٹرول کتنی اہمیت رکھتا ہے، اور سول۔ملٹری تعلقات میں بہتری کتنی ضروری ہے۔ انسداد دہشت گردی فیلوشپ پروگرام نے بھی اسی طرح کے تربیتی مواقع فراہم کئے، جس سے اندرون ملک دہشت گرد اور انتہا پسند تنظیموں کا مقابلہ کرنے کے لئے پاکستان کی صلاحیت میں اضافہ ہوا۔ فارن ملٹری سیلز پروگرام کے تحت پاکستانی فوجی افسروں کے امریکہ کے تربیتی دوروں کا اہتمام کیا گیا، جہاں نوجوان فوجی افسروں کو امریکہ کی اُن فوجی اقدار سے روشناس ہونے کا موقع ملا، جن میں فوج، سول اختیار کے ماتحت کام کرتی ہے۔ قانون کی حکمرانی اور فوج پر سویلین کنٹرول، دو ایسے موضوع تھے، جو امریکہ نے پاکستانی فوجی افسروں سے رابطوں کے دوران بار بار اٹھائے۔

امریکہ نے پاکستان کے بارے میں جمہوریت اور انسانی حقوق کے سلسلے میں اپنی جاری حکمت عملی کے حصے کے طور پر خواتین کے خلاف امتیاز ختم کرنے پر زور دیا۔ امریکہ نے وکلاء، ججوں، سول سوسائٹی کے کارکنوں اور رائے عامہ کے دوسرے لیڈروں کے تربیتی کورسوں کے لئے مقامی غیر سرکاری تنظیموں کی مدد کی، تاکہ زیادتی کا شکار ہونے والی خواتین کی مدد کی جا سکے۔ امریکہ نے حقوق خواتین کی مقامی این جی اوز کے ساتھ مل کر کام کیا اور اُنھیں اُن کی مہم میں مدد دی تاکہ گھریلو تشدد اور غیرت کے نام پر قتل جیسے جرائم پر سزاؤں میں اضافہ کیا جائے اور اُن قوانین میں اصلاح کی جائے، جن میں خواتین سے امتیاز برتا گیا ہے۔ امریکہ کی مدد سے چلنے والے ایک میڈیا پراجیکٹ کے حصے کے طور پر پاکستانی خواتین نے اپنے حقوق کے بارے میں ایک ریڈیو پروگرام تیار کیا، جس میں خواتین کے خلاف تشدد اور غیرت کے نام پر قتل جیسے موضوعات کو زیر بحث لایا گیا۔ اعلیٰ امریکی عہدیداروں نے پاکستانی عہدیداروں کے سامنے بار بار یہ معاملہ اٹھایا کہ خواتین کے خلاف تشدد کے خاتمے اور اس طرح کے تشدد کا شکار ہونے والی خواتین کی دیکھ بھال کے لئے مزید اقدامات کرنا ضروری ہے۔ مثال کے طور پر وزیر خارجہ اور دوسرے اعلیٰ امریکی عہدیدار اس وقت بیچ میں پڑے، جب آبروریزی کا شکار ہونے والی خاتون مختار مائی کو، جو انسانی حقوق کی سربلندی کے لئے کام کر رہی ہے، پاکستان سے باہر جانے پر عارضی طور سے روک دیا گیا۔ بہر حال بعد میں مختار مائی نے واشنگٹن کا دورہ کیا اور وہاں اعلیٰ عہدیداروں سے ملاقاتیں کیں۔

امریکہ نے پاکستان میں مقیم لاکھوں افغان پناہ گزینوں کے انسانی حقوق کے تحفظ کے پروگراموں میں بھی مدد دی، جو مقامی تنظیموں اور حکومت پاکستان کی صلاحیت کار بڑھانے کے لئے شروع کئے گئے۔ پناہ گزینوں کی وطن واپسی کے لئے اقوام متحدہ کے ادارہ پناہ گزین نے جو پروگرام شروع کیا، اس کے لئے سب سے زیادہ رقم امریکہ نے دی۔ اس پروگرام کی مدد سے ستائیس لاکھ سے زیادہ افغان پناہ گزین پاکستان سے واپس جا چکے ہیں۔ ان میں سے ساڑھے چار لاکھ مہاجرین 2005 میں وطن واپس گئے۔ یہ پروگرام مارچ 2002 میں شروع کیا گیا تھا۔ امریکہ نے پناہ گزین خواتین پر ہونے والے تشدد کی روک تھام کے پروگراموں میں بھی مدد دی۔ پاکستان اگرچہ 1951 کے مہاجرین کنونشن یا 1967 کے پروٹوکول میں شامل نہیں، تاہم پناہ گزین سے اس کا برتاؤ عموماً بین الاقوامی اصولوں کے مطابق رہا۔ پاکستان نے جب پناہ گزین کیمپ بند کرنے کے اقدامات شروع کئے تو امریکہ نے اس بات کو یقینی بنایا کہ پاکستان اس معاملے میں بین الاقوامی اصولوں کی پابندی کرے۔

امریکہ نے مذہبی تعصب اور مذہبی اقلیتوں کی ایذا رسانی بند کرانے کے لئے بھی کام کیا۔ اعلیٰ امریکی عہدیداروں نے صدر مشرف کی ان کوششوں کی پُرزور حمایت کی، جو وہ انتہا پسند اور دہشت گرد تنظیموں کے قلع قمع کے لئے کر رہے ہیں۔ امریکہ نے پاکستان کی سیکورٹی فورسز کو تربیت اور آلات فراہم کئے اور اس طرح انسداد دہشت گردی کی کارروائیوں میں مدد دی۔ معلومات کے تبادلے اور تفتیش میں تعاون کے

(Posted May 12, 2006)

ذریعے امریکہ کے نفاذ قانون کے اداروں نے پاکستان سے مل کر کام کیا تاکہ دہشت گردوں اور انتہا پسندوں کو ان کے جرائم کی سزا دی جائے۔ اس طرح کے انتہا پسند اور دہشت گرد گروپ تشدد آمیز کارروائیوں میں اکثر ملوث رہے ہیں۔ امریکہ نے حکومت پاکستان پر زور دیا کہ وہ امتیازی قوانین، مثلاً احمدیوں کے خلاف قوانین میں اصلاح کرے۔ امریکہ نے انسداد توہین مذہب قوانین کے غلط استعمال کی روک تھام کی کوششوں کی بھی حوصلہ افزائی کی۔ امریکی عہدیداروں نے ملک کی مسلم اکثریتی آبادی میں ہونے والے فرقہ وارانہ تشدد کے خلاف بھی آواز بلند کی اور حکومت پاکستان پر زور دیا کہ فرقہ وارانہ تشدد میں ملوث تنظیموں کی سرکوبی جاری رکھی جائے۔ امریکہ نے پاکستان کی عیسائی، احمدی، شیعہ، سکھ، ہندو اور اکثریتی سُنی برادری سے قریبی رابطہ رکھا اور اقلیتی مذہبی گروپوں کے خلاف امتیازی سلوک اور تشدد کا معاملہ حکومت کے سامنے اٹھایا۔ امریکہ نے ملک کی مذہبی قیادت سے بھی سرگرمی سے رابطہ رکھا اور رواداری کی اہمیت واضح کی، اور صدر مشرف کے روشن خیال اعتدال پسندی کے نظریئے کی حمایت کی۔ امریکہ نے اپنے تعلیمی پروگرام کے حصے کے طور پر پاکستان سے مل کر کام کرتے ہوئے نظام تعلیم اور معیار تعلیم بہتر بنانے کے لئے بھی کوششیں کیں تاکہ دینی مدارس کا مناسب متبادل تعلیمی نظام دستیاب ہو۔

2005 کے دوران امریکہ نے بچوں کی مشقت کے خاتمے کے متعدد پروگراموں کے لئے مدد دی۔ اس میں ''پاکستان میں چائلڈ لیبر کے خاتمے کا بین لاقوامی پروگرام''، ''معیاری تعلیم سب کے لئے'' اور ''ایڈریسنگ چائلڈ لیبر'' جیسے پروگرام شامل ہیں۔ ان پروگراموں میں محنت کش بچوں اور ان بچوں پر توجہ دی گئی، جن کے بارے میں اندیشہ تھا کہ وہ محنت مزدوری پر مجبور ہو سکتے ہیں۔ ان بچوں کو غیر روائتی تعلیمی مراکز میں داخل کرایا گیا تاکہ وہ پڑھنا لکھنا سیکھ لیں اور پھر سرکاری اسکولوں میں داخلہ لے سکیں۔ امریکہ حکام نے لیبر قوانین میں ترمیم کرنے پر بھی زور دیا تاکہ انھیں بین الاقوامی معیار پر لایا جا سکے۔ امریکہ نے مزدور تنظیموں کی بھی مدد کی تاکہ وہ اپنے حقوق کے لئے موثر طور پر جدوجہد کر سکیں اور اپنے مفادات کا تحفظ کر سکیں۔ 2005 میں امریکہ نے اس امداد میں اضافہ کر دیا تاکہ ان این جی اوز کے منصوبوں میں مدد دی جا سکے، جو محنت کشوں کے حقوق کے لئے کوشاں ہیں۔ امریکہ نے کام کرنے کی جگہوں پر خواتین کے حقوق کی بہتری پر بھی زور دیا۔

2005 میں امریکہ نے ترجیحات کے عمومی نظام کے تحت پاکستان کو ملنے والے فوائد بحال کر دیئے۔ یہ فوائد 1996 میں اس وقت معطل کر دیئے گئے تھے، جب حکومت پاکستان نے محنت کشوں کو مسلمہ بین الاقوامی حقوق دینے کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھایا تھا۔ امریکہ، حکومت پاکستان پر زور دیتا رہا کہ کراچی ایکسپورٹ پروسیسنگ زون اور اس طرح کے دوسرے زونز میں محنت کشوں کو تنظیم سازی اور اجتماعی سودا کاری کا حق دیا جائے۔ امریکہ نے حکومت پاکستان پر اس بات پر بھی زور دیا کہ اُس نے لازمی خدمات کے قانون کے تحت مختلف شعبوں میں یونین سرگرمیوں پر وسیع پیمانے پر جو پابندیاں لگا رکھی ہیں، ان پر نظر ثانی کی جائے۔

امریکہ نے حکومت پاکستان کو انسانی اسمگلنگ کی روک تھام میں بھی مدد دی اور اُس پر زور دیا کہ اس طرح کی اسمگلنگ کے خاتمے، مجرموں کے خلاف قانونی کارروائی اور متاثرہ لوگوں کے تحفظ کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ امریکہ نے حکومت پاکستان کے ساتھ مل کر لوگوں میں شعور پیدا کرنے کے کئی پروگراموں کے لئے بھی فنڈز فراہم کئے۔ امریکہ نے نئے قائم ہونے والے انسداد اسمگلنگ یونٹ کے لئے تربیت کا بھی انتظام کیا اور متاثرہ لوگوں کے لئے ایک پناہ گاہ یا شیلٹر قائم کرنے میں بھی مدد دی۔